سڑکوں وغیرہ پر نفعِ عام کے لیے لگے ہوئے درختوں کے پھل کا حکم؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Aqs 2652 تاریخ:12-08-2024

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک تنظیم ، جو لوگوں کے نفعِ عام کے لیے سڑکوں ، روڈوں وغیرہ مختلف جگہوں اور مقامات پر درخت لگاتی ہے ، اس نے لوگوں سے درخت لگانے کے لیے چندہ لے کر نفعِ عام کے لیے عام شاہراہ اور مختلف پارکس میں پھل والے درخت لگادیے۔ سوال یہ ہے کہ ان درختوں پر اُگنے والے پھل جو بھی چاہے، کھاسکتا ہے؟ یا پھر ان کے متعلق شرعی حکم کیا ہوگا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں جب وہ درخت لوگوں سے نفعِ عام کے لیے حاصل کیے گئے چندے سے لگائے گئے ہیں، تو ان کا پھل بھی نفعِ عام کے لیے ہوگا ، لہٰذا ان درختوں کو نقصان پہنچائے بغیر ان پر اُگنے والے پھل جو بھی مسلمان چاہے ، کھاسکتا ہے۔ اس کی ایک فقہی مثال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص خاص شرعی اجازت کی صورت میں مسجد کے احاطہ میں پھل دار درخت لگائے اور اس نے یہ درخت مسجد پر وقف نہ کیے ہوں ، بلکہ فی سبیل اللہ یعنی عام مسلمانوں پر وقف کے طور پر ان کے فائدے کے لیے لگائے ہوں ، تو مسجد میں آنے والا ہر

مسلمان ان کا پھل کھا سکتا ہے۔

چنانچہ در مختار میں ہے: ”غرس في المسجد أشجارا تثمر، **إن غرس للسبيل فلكل مسلم الأكل**، وإلّا فتُباع لمصالح المسجد“ ترجمہ: ایک شخص نے مسجد میں پھل دار درخت بوئے، **اگر اس نے فی سبیل اللہ بوئے ہوں، تو ہر مسلمان اس کا پھل کھا سکتا ہے**، ورنہ ان پھلوں کو مسجد کی ضروریات کے لیے بیچا جائے گا۔

رد المحتار میں ہے: ”(قوله: إن غرس للسبيل) **وهو الوقف على العامة** بحر“ ترجمہ: شارح رحمۃ اللہ علیہ کا قول: (اگر اس نے فی سبیل اللہ بوئے ہوں) **اس سے مراد عام لوگوں پر وقف ہونا ہے۔**

(ردالمحتار على الدر المختار، کتاب الوقف، مطلب استأجر دارا فيها أشجار، ج6، ص664، مطبوعه کوئٹہ)

اس سوال کہ ”مسجد کے احاطہ کے اندر درختوں میں سے یا مسجد کی مِلک کے درختوں میں سے کسی درخت کا پھل یا پھول بلا ادائے قیمت کھانا یا لینا جائز ہے یا نہیں؟“ کے جواب میں امامِ اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”اگر وہ پیڑ مسجد پر وقف ہیں، تو بلا ادائے قیمت جائز نہیں، **ورنہ مالک کی اجازت درکار ہے، اگرچہ اِسی قدر کہ اس نے اِسی غرض سے لگائے ہوں کہ جو مسجد میں ہو، ان سے تمتع (یعنی نفع حاصل کرے۔**“ (فتاویٰ رضویہ، ج16، ص443، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”مسافر خانہ میں پھلدار درخت ہیں، اگر ایسے درخت ہوں، جن کے پھلوں کی قیمت نہیں ہوتی، تو مسافر کھا سکتے ہیں اور قیمت والے پھل ہوں، تو احتیاط یہ ہے کہ نہ کھائے۔ یہ سب اُس صورت میں ہے

کہ معلوم نہ ہو کہ درخت لگانے والے کی کیا نیت تھی یا معلوم ہو کہ مسجد یا مسافر خانہ کے لیے لگایا ہے **اور اگر معلوم ہو کہ عام مسلمانوں کے کھانے کے لیے لگایا ہے، تو جس کا جی چاہے، کھا لے۔"** (بہارِ شریعت، حصہ 10، ج2، ص567، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

06صفر المظفر 1446ھ/12اگست 2024ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /darulIftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے